سلسلہ نمبر 2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (سورہ حجر : ۸۷)

''اور ہم نے تمہیں سات آیات ایسی دے رکھی ہیں جو بار بار دہرائی جانے کے لائق ہیں اور تمہیں قرآن عظیم عطا کیا ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

فاتحہ خلف الامام

مولف : مولانا خالد گھرجاکھی رحمہ اللہ

ناشر

ادارہ اشاعت قرآن و حدیث، کراچی

فون : 021-2214799

۲
ف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ نمبر 2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (سورہ حجر : ۸۷)

"اور ہم نے تمہیں سات آیات ایسی دے رکھی ہیں جو بار بار دہرائی جانے کے لائق ہیں اور تمہیں قرآن عظیم عطا کیا ہے۔"

فاتحہ خلف الامام

مولف : مولانا خالد گھرجاکھی رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

ناشر

ادارہ اشاعت قرآن و حدیث، کراچی

فون : 021-2214799

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المکتبۃ الرحمانیہ
۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ

والسلام علی خیر خلقہ محمد و الہ

واصحابہ اجمعین

اما بعد۔ یہ مسئلہ کہ امام کے پیچھے الحمد پڑھنا واجب اور ضروری ہے یا نہیں ایک نہایت مہتم بالشان مسئلہ ہے۔ اس میں ہر مسلمان کو تحقیق کرنا نہایت ہی ضروری ہے کیونکہ یہ وہ مسئلہ ہے کہ اس میں تحقیق نہ کرنے اور خاص کر تعصب و نا انصافی سے کام لینے کی وجہ سے عمر بھر کی تمام نمازوں کے اکارت اور برباد ہو جانے کا بہت بھاری خطرہ ہے جن میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو۔

اہمیّت فاتحہ خلف الامام:

یہ وہ مسئلہ ہے جس کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے "لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الکتاب" کہ جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی اور خاص کر اپنے صحابہ مقتدیوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا ہے "لا تفعلوا الا بام القرآن فانه لا صلوٰة لمن لم یقرأ بها" کہ میرے پیچھے سورۃ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔ اور سورۃ فاتحہ اس لئے ضرور پڑھا کرو کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

ائمہ اربعہ کا مسلک:

اگر چہ یہ مسئلہ ائمہ اربعہ میں اختلافی ہے احناف کے نزدیک امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی جاتی لیکن حرام[1] نہیں ہے پڑھنے والا احرام[2] کا مرتکب نہیں ہو رہا اور دوسرے تین اماموں کے نزدیک تو بالاتفاق پڑھنی چاہیئے۔

---

[1] مشہور یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قرأت خلف الامام ناجائز ہے۔ مگر واضح رہے امام ابن حبانؒ نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ نے امام کے پیچھے نہ پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔ اور پڑھنے کو مکروہ کہا ہے نہ حرام بتایا ہے اور یہی بات میزان شعرانی اور کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ مولانا عبدالحیٔ حنفی لکھنویؒ اس مضمون کو امام الکلام صفحہ ۳۷ میں درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں "وهذا هو الذی اترجی ان یکون مذهبا لهم والتنصیص بالکراهة والحرمة من تخریجات متبعیهم" میں امید کرتا ہوں کہ امام (باقی اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بلکہ امام شافعیؒ کے نزدیک امام کے پیچھے الحمد پڑھنا فرض ہے۔ اس کے علاوہ اکثر صحابہ کرام وتابعین وغیرہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے قائل و فاعل تھے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کی وضاحت:

"والعمل على هذا الحديث في القراءة خلف الامام عند اكثر اهل العلم من اصحاب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ابوحنیفہ، امام محمد و ابو یوسفؒ کا یہی مذہب ہوگا۔ اور امام کے پیچھے مکروہ یا حرام بتانا ان کے متبعین کی زیادتیاں ہیں۔

2 فاتحہ خلف الامام کے بارہ میں جو اختلافات احناف سے بیان کیے جاتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ ایک مسلک یہ ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا حرام۔ ابن ہمام وغیرہ کا یہی مسلک ہے دوسرا یہ ہے کہ سری میں پڑھنا مستحسن ہے۔ امام محمدؒ کا یہی مسلک ہے تیسرا سری میں جائز اور جہری میں منع کہتے ہیں۔ ملا علی قاری اسی طرف گئے ہیں۔ چوتھا یہ کہ فاتحہ خلف الامام جائز ہے واجب نہیں۔ انور شاہ صاحب حنفی دیوبندی اسی طرف گئے ہیں۔ پانچواں یہ کہ فاتحہ خلف الامام ہر حالت میں مستحسن و مستحب ہے۔ علامہ شیخ التسلیم عبدالرحیم شاہ صاحبؒ اور ابو حفص کبیر امام محمد کے شاگرد اور مولانا عبدالحئی حنفی اور علامہ عینی اسی طرف گئے اور چھٹا یہ کہ فاتحہ خلف الامام ہر حالت میں فرض ہے شاہ عبدالعزیز اسی طرف گئے ہیں۔ درحقیقت یہ بزرگ علماء آج کے حنفیوں کی طرح تقلید سے خروج کو دین سے خروج نہ سمجھتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

النبي صلى الله عليه وسلم و التابعين وهو قول مالك بن انس و ابن المبارك والشافعي واحمد واسحق يرون القرأة خلف الامام"

''اس امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے والی حدیث پر اکثر اہل علم کا عمل ہے اکثر صحابہ کرام میں سے بھی اور تابعین میں سے بھی یہ ہی قول امام مالکؒ کا ابن مبارکؒ کا امام شافعیؒ کا امام احمدؒ کا امام اسحٰقؒ کا ہے وہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔''

امام ترمذیؒ جو تیسری صدی کے امام حدیث ہیں ان کی یہ عبارت بالکل واضح ہے کہ اکثر صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور سوائے چند ایک کے کسی سے بھی اس کے خلاف ثابت نہیں اور جو ثابت ہے وہ سنداً نہایت ضعیف ہے۔ ائمہ میں سے امام مالکؒ، امام شافعیؒ ،اور امام احمد بن حنبلؒ کے نام خاص کر ذکر فرمائے ہیں۔ بعض لوگوں نے ان ائمہ کے اس متفقہ مسلک کی تردید میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ حالانکہ سورج کی طرح روشن اور واضح عبارت جس کو علمائے سلف میں سے امام ترمذیؒ نے بیان فرمادیا ہے کے لئے کسی تاویل وتردید کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ اس کے باوجود امام ترمذیؒ آگے بیان فرماتے ہیں کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"وشدد قوم من اهل العلم فی ترک قراءة فاتحة الکتاب وان کان خلف الامام فقالو الا تجزی صلوة الا بقرأة فاتحة الکتاب وحده کان او خلف الامام وذهبوا الی ماروی عبادة ابن الصامت عن النبی صلی الله علیه وسلم وقرأ عبادة بن الصامت بعد النبی صلی الله علیه وسلم خلف الام و تاول قول النبی صلی الله علیه وسلم لا صلوٰة الا بقراءة فاتحة الکتاب وبه یقول الشافعی واسحق وغیرهما"

ترجمہ: ''اہل علم کی ایک قوم نے سورۃ فاتحہ چھوڑنے والے پر بڑا سخت فتویٰ لگایا ہے۔ اگرچہ امام کے پیچھے ہی کیوں نہ ہو وہ کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔ اکیلا ہو یا امام کے پیچھے ہو اور وہ اس حدیث کی طرف گئے ہیں جس کو عبادہؓ بن صامت نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ عبادہؓ بن صامت رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے رہے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کو دلیل پکڑا ہے کہ بغیر سورۃ فاتحہ کے کوئی نماز نہیں ہوتی۔ یہی مذہب امام شافعیؒ کا اور اسحٰق وغیرہ کا ہے۔''

امام ترمذیؒ اس سختی سے فرضیت فاتحہ کے مذہب کو بیان کرنے کے بعد کچھ اس سے نرم مذہب امام احمد بن حنبلؒ کا بیان کرتے ہیں کہ اکیلے پر سورۃ فاتحہ فرض ہے اور مقتدی پر فرض نہیں ہے۔

"واختار احمد مع هذا القراءة خلف الامام وان لايترك الرجل فاتحة الكتاب وان كان خلف الامام"

ترجمہ: ''اور امام احمدؒ نے فرضیت کے قائل نہ ہونے کے باوجود امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کو پسند کیا ہے اور فرمایا ہے کہ سورۃ فاتحہ چھوڑنی نہیں چاہیئے اگرچہ امام کے پیچھے ہی کیوں نہ ہو۔''

فاتحہ کے بغیر نماز باطل

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی وضاحت:

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ باوجود حنبلی المسلک ہونے کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں ''تبطل الصلوٰۃ بترکھا'' کہ اس کے چھوڑنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۰)

علامہ قسطلانیؒ کی وضاحت:

علامہ قسطلانیؒ شرح بخاری میں لکھتے ہیں ''ھذا مذھب الجمھور خلافا للحنفیہ'' کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا جمہور کا مذہب ہے بخلاف حنفیہ کے۔ (بخاری مصری صفحہ ۹۴)

امام عبداللہ بن مبارکؒ کی وضاحت:

عبداللہ بن مبارکؒ جو امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں فرماتے ہیں ''انا اقرء خلف الامام والناس یقرئون الاقوم من الکوفیین'' کہ میں بھی امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہوں اور دوسرے بھی تمام لوگ پڑھتے ہیں۔ سوائے کوفہ والوں کی ایک جماعت کے۔ (ترمذی صفحہ ۹۵ تحفۃ الاحوذی صفحہ ۲۵۴)

عبداللہ بن مبارکؒ کے قول سے معلوم ہوا کہ کوفہ والوں کے ایک گروہ کے سوا باقی تمام لوگ فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام ابو حنیفہؒ کا مذہب:

امام ابو حنیفہؒ سے بھی جواز[1] کی ایک روایت ہے۔

امام شعرانیؒ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمد کا یہ قول کہ "مقتدی کو الحمد نہیں پڑھنا چاہیئے" ان کا پرانا قول ہے بعد میں ان دونوں نے اپنے اس پرانے قول سے رجوع کر لیا اور مقتدی کو الحمد کا پڑھنا نماز میں مستحسن اور مستحب فرمایا ہے۔ چنانچہ علامہ شعرانیؒ فرماتے ہیں:

"لابی حنیفة ومحمد قولان احدهما عدم وجوبها علی الماموم بل ولا تسن وهذا قولهما القديم وادخله محمد فی تصانيفه القديمه وانتشرت النسخ الی الاطراف وثانيهما استحسانها علی سبيل

[1] فی مجتبی شرح مختصر القدوری و فی شرح الكافی للبزوری فی القراءة خلف الامام علی سبيل الاحتياط حسن عند محمد و مكروه عندهما وعن ابی حنيفة انه لا باس بان يقرا الفاتحة فی الظهر و العصر وبما شاء من القرآن. كذا فی امام الكلام (صفحه ۳۰)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الاحتیاط وعدم کراهتها عند المخافتة للحدیث المرفوع لاتفعلوا الابام القرآن . وقال عطاء کانوا یرون علی الماموم القرأة فی ما یجهر فیه الامام وفی ما یسر فرجعا من قولهما الاول الی الثانی احتیاطاً"

(حوالہ غیث الغمام حاشیہ امام الکلام صفحہ ۱۵۶)

ترجمہ: "امام ابو حنیفہؒ وامام محمدؒ کے دو قول ہیں ایک یہ کہ مقتدی کو الحمد پڑھنا واجب نہ سنت یہ قول ان دونوں کا پرانا ہے اور امام محمدؒ نے اپنی تصانیف میں اسی قول کو درج کیا ہے اور ان کے نسخے اطراف میں منتشر ہو گئے اور دوسرا قول ہے کہ مقتدی کو احتیاطا الحمد پڑھ لینا چاہئے کیونکہ حدیث مرفوع میں آچکا ہے کہ میرے پیچھے فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو۔ ایک روایت میں ہے کہ جب میں اونچی آواز سے قرآن پڑھوں اس وقت صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔"

سیدنا عطاءؒ[1] نے فرمایا ہے کہ لوگ (یعنی صحابہ وتابعین) تمام جہری

---

[1] سیدنا عطاءؒ امام ابوحنیفہؒ کے استادوں میں سے تھے۔ ان کے متعلق امام صاحبؒ نے فرمایا ہے "ما رأیت فیمن لقیت افضل من عطاء" یعنی جن لوگوں میں سے میں ملاقات کی ہے ان میں سے جناب عطاء سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ (تخریج زیلعی ج ۱ صفحہ ۲۴۸)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وسری نمازوں میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا ضروری سمجھتے۔ اسی وجہ سے امام ابوحنیفہؒ وامام محمد نے پہلے قول سے احتیاطاً دوسرے قول کی طرف رجوع کرلیا۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی امامؒ کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے تو کسی بھی امام کے نزدیک حرام نہیں کررہا بلکہ بہتر کر رہا ہے اور اگر کوئی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا تو امام شافعی کے نزدیک وہ ایسے رکن کا تارک ہے جس کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔
یہ ہی وجہ ہے کہ خود حنفی مذہب کے بڑے بڑے علماء وفضلاء امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل وفاعل ہوگئے۔

دیگر احناف کا مذہب:

چنانچہ علامہ عینیؒ حنفی شرح بخاری میں لکھتے ہیں:

بعض اصحابنا یستحسنون ذالک علی سبیل الاحتیاط فی جمیع الصلوت وبعضهم فی السریة فقط وعلیه فقهاء الشام والحجاز (بحواله غیث الغمام صفحه ۱۵٦)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''ہمارے بعض فقہائے حنفیہؒ ہر نماز میں سری ہو یا جہری امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کو احتیاطاً مستحسن بتاتے ہیں اور بعض فقہاء فقط سری میں۔ مکہ مدینہ اور شام کے فقہاء کا اسی پر عمل ہے''۔

عمدۃ الرعایہ صفحہ ۱۷۳ میں مولانا عبدالحیٰ صاحب حنفیؒ لکھتے ہیں:

"وروی عن محمد انه استحسن قراءة الفاتحة خلف الامام فی السرية وروی مثله عن ابی حنيفة صرح به فی الهداية والمجتبی شرح مختصر القدوری وغيرهما وهذ هو المختار كثير من مشائخنا"

ترجمہ: ''امام محمدؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے سری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کو مستحسن بتایا ہے اور اسی طرح امام ابو حنیفہؒ سے روایت کیا گیا ہے۔ ہدایہ اور مجتبیٰ شرح مختصر قدوری وغیرہ میں اس کی تصریح ہے اور ہمارے اکثر مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے''

مولانا عبدالرحیم مجتہد مذہب حنفی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے اور پڑھنے کو مستحب فرماتے ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"لو كان في فمي يوم القيامة جمرة
احب الي من ان يقال لا صلوة لك"[1]
(امام الکلام صفحہ ۳۰)

ترجمہ: "کہ میرے منہ میں قیامت کو انگارہ رکھا جائے ۔مجھے گوارا ہے اور یہ برداشت نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے تیری کوئی نماز نہیں"

امام ابوحفص کبیرؒ جو امام محمدؒ کے شاگرد ہیں حنفی ہونے کے باوجود امام کے پیچھے سری نماز میں الحمد پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] بعض متعصب لوگوں نے اپنے اپنے مذہب کی حمایت میں دوسرے کے مذہب کے خلاف ایسی ایسی روایات گھڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیں کہ اللہ کی پناہ۔

اسی طرح کی ایک روایت یار لوگوں نے یہ گھڑ دی کہ "جو شخص امام کے پیچھے الحمد پڑھے گا اس کے منہ میں آگ ڈالی جائے گی۔" حالانکہ یہ بالکل بے سند غلط ،موضوع اور رسول اللہ ﷺ پر بہتان باندھا ہوا ہے۔ ورنہ نعوذ باللہ یہ کہنا پڑے گا صحابہ کے منہ میں آگ ڈالی جائے گی۔ کیونکہ اکثر صحابہ کرام کا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا یقینی طور پر ثابت ہے۔ علامہ کا بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ جمرہ والی روایت موضوع ہے اور جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی بالکل صحیح ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُلّا جیون حنفی تفسیر احمدیہ صفحہ ۴۲۷ میں فرماتے ہیں:

"فان رأيت الطائفة الصوفية والمشائخين الحنفية تراهم يستحسنون قراءة الفاتحه للموتم كما استحسنه محمد ايضا احتياطا فيما روى عنه"

ترجمہ: ''اگر صوفیائے کرام اور مشائخ حنفیہ کو دیکھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ اپنے امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کو مستحسن بتاتے تھے جس طرح امام محمدؒ احتیاطاً استحسان کے قائل ہیں''۔

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے حجۃ اللہ میں حنفی ہونے کے باوجود امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کو اولیٰ بہتر قرار دیا ہے۔

شاہ ولی اللہ کے باپ شاہ عبدالرحیم حنفی ہونے کے باوجود امام کے پیچھے بھی الحمد پڑھتے تھے اور نماز جنازہ میں بھی الحمد پڑھتے تھے۔
(غیث الغمام صفحہ ۱۵۶ وانفاس العارفین صفحہ ۷۰)

شاہ عبدالعزیز صاحبؒ شاہ ولی اللہ کے فرزند ارجمند نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا فرض سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ کا فتوے بزبان فارسی شائع ہو چکا ہے۔

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مولوی عبدالحیٔ حنفی نے تو ایک کتاب ضخیم بنام امام الکلام لکھی ہے۔ جس میں فرمایا ہے کہ سری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا مستحسن ہے اور جہری میں بھی سکتات امام میں پڑھنے کو جائز رکھا ہے۔ (امام الکلام صفحہ ۱۵۶)

علامہ موصوف تعلیق الممجد صفحہ ۱۰۱ میں فرماتے ہیں کہ کوئی ایک بھی صحیح مرفوع حدیث فاتحہ خلف الامام کے رد میں نہیں ہے اور جو بیان کیا جاتا ہے وہ تو بالکل بے اصل ہوتا ہے یا پھر صحیح نہیں ہوتا۔

(امام الکلام صفحہ ۱۵۶ اور سعایہ حاشیہ شرح وقایہ صفحہ ۳۰۳ میں بھی اسی قسم کے الفاظ درج ہیں۔)

مولانا انور شاہ صاحب کے نزدیک بھی امام ابو حنیفہؒ نے فاتحہ خلف الامام سے منع نہیں کیا ہے۔ اگرچہ فاتحہ کا نہ پڑھنا ان کا معمول بہ ہے۔ (فصل الخطاب صفحہ ۱۰ بحوالہ خیر الکلام صفحہ ۱۷)

علامہ ابن ہمامؒ نے ابن حبانؒ سے نقل کیا ہے:

انما اختاروا ترک القراءۃ خلف الامام فقط لانھم لم یجیزوہ ۔(فتح القدیر صفحہ ۱۳۷) کوفہ والے بھی فاتحہ پڑھنے کو جائز سمجھتے ہیں۔

امام ربانی علامہ مجدد الف ثانیؒ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے اور اس کو مستحسن سمجھتے تھے۔ (زبدۃ المقامات صفحہ ۲۰۹)

سیدنا امام غزالیؒ فرماتے ہیں "ویقراء المأموم الفاتحۃ" کہ مقتدیوں کو بھی فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔ (احیاء العلوم صفحہ ۱۳۹)

مرزا مظہر جان جاناں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کو منع نہیں سمجھتے تھے۔ (معمولاتِ مظہریہ صفحہ ۱۱۹)

جناب مخدومؒ جہانیاں جہاں گشت بھی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کے قائل تھے۔ (ابجد العلوم صفحہ ۹۰۰ در المنظوم فی الملفوظات للمخدوم)

سیدنا نظام الدینؒ [1] ولی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ سے بسند صحیح ثابت ہو چکا ہے کہ جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (نزہتہ الخواطر صفحہ ۱۲۶ مطبع دکن)

---

[1] امام نظام الدین ولی سے قاضی رکن دین کا مناظرہ بھی درج ہے کہ امام نظام الدینؒ نے جب حدیث پیش کی تو رکن دین نے کہا ''ترا با حدیث چہ کار قولے از ابوحنیفہ بیار'' (تاریخ فرشتہ فارسی اور تاریخ فرشتہ اردو صفحہ ٦١٠ جلد ٢) میں ہے ''تجھ کو حدیث سے کیا کام کوئی ابوحنیفہؒ کا قول پیش کر امام نظام الدین نے کہا سبحان اللہ! میں حدیث مصطفوی ﷺ پیش کرتا ہوں اور تم مجھ سے روایت ابوحنیفہؒ طلب کرتے ہو۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ مندرجہ بالا حوالہ جات صوفیائے عظام اور فقہائے کرام کے صرف اس لئے پیش کئے گئے ہیں کہ احناف کے نزدیک بھی فاتحہ خلف الامام حرام نہیں ہے۔ بلکہ احتیاطاً پڑھ لینا ہی بہتر ہے۔ اس لئے بجائے ان مسائل میں جھگڑا کرنے کے ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پیش کیا جا رہا ہے "لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب" کہ سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اگر قیامت کو فرما دے کہ چونکہ میرے نبی ﷺ نے تمہیں کہہ دیا تھا کہ بغیر فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے تم سب کی نمازیں برباد ہیں تو قیامت کو کیا جواب دو گے۔ وما علینا الا البلاغ ط۔

ارشاداتِ نبوی ﷺ

پہلی حدیث:

"عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

(بقیہ گزشتہ صفحہ) اور نزہۃ الخواطر طبع دکن صفحہ ۱۲۵ جلد ۱۲۶ میں ہے: "انی عجبت الیوم من جرأۃ الفقہاء وکیف انکروا الاحادیث وقالوا ان الروایۃ الفقھیۃ مقدمۃ علیھا" ترجمہ: "فقہاء کی اس دلیری پر مجھے تعجب ہے کہ احادیث کا کیسے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فقہی روایات رسول اللہ کی احادیث پر مقدم ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ لمن لم
یقراء بفاتحۃ الکتاب" (متفق علیہ)

ترجمہ: ''عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے اس شخص کی کوئی نماز نہیں ہے جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی''۔

امام بخاری نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث ہر قسم کی نماز کے لئے ہے خواہ نماز نفل ہو یا فرض اور نمازی خواہ اکیلا ہو یا جماعت میں امام ہو یا مقتدی سب کو شامل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کسی کو بھی مستثنیٰ نہیں فرمایا۔

یہ روایت اتنی صحیح ہے کہ آج تک کسی شخص نے بھی کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں کیا ہے اور دنیا کی کوئی حدیث کی کتاب نہیں جس میں یہ روایت نہ آئی ہو۔ یعنی یہ روایت متواتر ہے۔ اور ہر قسم کے غبار سے پاک ہے☆۔

اعتراض نمبر ۱:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اکیلے کے لئے ہے!۔

☆ امام بخاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں ''وتواتر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلاۃ الا بقراۃ ام القرآن'' (ناصر) (دیکھئے جزء القرأۃ للبخاری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جواب: جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو عام رکھا ہے تو ہم تم کون ہیں اس کو خاص کرنے والے۔ ہاں اگر رسول اللہ ﷺ نے ہی اس کو خاص کر دیا ہوتو پھر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو اکیلے کے لئے خاص نہیں کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۲:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث چونکہ قرآن کی آیت "اذا قرئ القرآن" کے خلاف ہے اس لئے وہ رد کردی جائے گی۔

جواب: حدیثوں کو قرآن کے خلاف اور قرآن کو حدیث کے خلاف کہہ کر یہ لوگ عوام میں بدظنی پیدا کر دینا چاہتے ہیں تاکہ عوام قرآن یا حدیثوں سے متنفر ہو جائیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد قرآن کے کبھی خلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر خصوصاً وہ ارشاد نبوی ﷺ جس پر آج تک چودہ سو سال میں اعتراض نہیں ہوسکا آج اس حدیث کو قرآن کے خلاف کہہ کر کس طرح رد کیا جا سکتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ قرآن کی وہ آیت سورۃ فاتحہ خلف الامام کے

ایعام حکم نبوی ہے کہ بلا وضو نماز نہیں ہوتی اب کوئی یہ نہ کہے کہ امام کے پیچھے نہیں ہوتی۔ (ناصر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بارے میں نازل ہی نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب ابھی پانچ وقتی نماز بھی فرض نہیں ہوئی تھی۔تو پھر نماز فرض ہونے سے پہلے فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ کیسے شروع ہوسکتا ہے۔نہ اس آیت میں نماز (صلوٰۃ) کا لفظ ہے نہ فاتحہ خلف الامام کا تو ہم خواہ مخواہ کس طرح قرآن وحدیث کا اختلاف بیان کرتے پھریں۔

پھر غور کی بات یہ ہے کہ جب اس آیت کے نازل ہونے کے بعد معراج کی رات پانچ نمازیں فرض ہوئیں تو اس وقت سے لے کر مدینہ شریف آکر بھی سال ڈیڑھ سال تک نماز میں باتیں کرنا جائز تھیں اور مدینہ شریف میں آیت "قوموا للہ قانتین" (بقرۃ) نماز خاموشی سے پڑھنے کا حکم ہوا۔آیت بالا نماز میں امام کے پیچھے باتیں کرنے کو روک نہ سکی، اور فاتحہ پڑھنے سے کس طرح روک سکتی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ آیت "اذا قرئ القرآن" کفار کے مقابلہ میں ان کے روکنے کے لئے نازل فرمائی گئی۔کفار مکہ نے منصوبہ بنایا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے "لا تسمعوا لهذا القرآن والغوا فيه لعلكم تغلبون" کہ قرآن پڑھا جائے تو اس کو مت سنو اور شور وغوغا مچاؤ تم مسلمانوں پر غالب آؤ گے۔تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتو
لعلکم ترحمون"

ترجمہ: ''کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو چپ کر کے غور سے سنو کہ تم مسلمان ہو کر نجات کے مستحق ہو جاؤ'' (تفسیر کبیر علامہ رازی)

اور اس کو فقہائے احناف نے بھی تسلیم کیا ہے۔ (ہدایہ مترجم بنام عین الہدایہ مطبع نولکشور ۱۸۹۶ء جلد اصفحہ ۴۰۳)

اس لئے قرآن اور حدیث میں اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اس قسم کی باتیں بنا کر عوام کے دلوں سے رسول اللہ ﷺ ارشادات کی قدر کم نہ کرنی چاہیئے۔

یہ حدیث بخاری و مسلم میں مختصر ہے باقی سنن کی کتابوں میں پوری روایت اس طرح ہے۔

دوسری حدیث:

"عن عبادة بن الصامت رضی الله
عنه قال صلی رسول الله ﷺ الصبح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فثقلت علیه القراءة فلما انصرف قال انی اراکم تقرؤن وراء امامکم قال قلنا ای . واللہ قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانه لا صلوٰة لمن یقرء بها"

(رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وغیرہم)

ترجمہ: ''عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پر قرأت بوجھل ہوئی آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد صحابہ سے پوچھا تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو انہوں نے کہا ہاں واللہ پڑھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا نہ پڑھا کرو صرف سورۃ فاتحہ ضرور پڑھ لیا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

یہ اسی پہلی مختصر روایت کا پورا واقعہ ہے کہ صبح کی نماز تھی اونچی قرأت والی اسی میں آپ نے فاتحہ کے سوا پڑھنا منع فرمادیا۔ لیکن سورۃ فاتحہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔ اور حکم دیا کہ اس کو ضرور پڑھ لیا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

حدیث اپنے مطلب میں بالکل واضح ہے کسی قسم کی تشریح کی محتاج نہیں ہے۔ بعض نے اس روایت کے بھی اپنے مطلب کے ٹکڑے نقل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دیئے تاکہ اپنا مذہب ثابت ہو سکے۔ یہ بھی بالکل اسی طرح کی سازش تھی جس طرح اپنے اماموں کا شان زیادہ بڑھانے اور دوسروں کو گرانے کے لئے روایتیں گھڑی گئیں۔ جس طرح پیچھے گزر چکا ہے۔ چنانچہ بعض نے صرف یہ ٹکڑے نقل کرنے شروع کر دیئے "ثقلت علی القراءۃ مالی انازع القرآن لاتفعلو بشیءٍ" حالانکہ یہ تمام ایک ہی حدیث کے ٹکڑے ہیں جو مختلف روایات اور الفاظ سے وارد ہوئے مقصد یہ تھا کہ تمام الفاظ سامنے آ جائیں ورنہ کسی عبارت کے ایک لفظ سے کبھی مطلب پورا نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں آتا ہے "لا تقربوا الصلوٰۃ" صرف اتنا ہی ماننا اور باقی نہ ماننا کفر ہے۔ جب تک باقی الفاظ پر بھی ایمان نہ لائے۔

اعتراض:

بعض روایات میں یہ لفظ بھی ہیں "فانتھی الناس" کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اپنے پیچھے سوائے سورۃ فاتحہ کے پڑھنے سے روک دیا تو لوگ رک گئے۔ تو بعض لوگوں نے صرف یہ ہی کہہ دیا کہ لوگ رک گئے۔ حالانکہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ فاتحہ سے بھی رک گئے بلکہ آپ ﷺ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے جس قرأت سے روکا اس سے بھی رک گئے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بات بالکل سیدھی ہے لیکن ذہن ٹیڑھا ہو تو سیدی بات بھی سمجھی نہیں جا سکتی ۔ بہر حال صبح کی نماز کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کو سورۃ فاتحہ کے سوا پڑھنے سے روک دیا تو صحابہ کرام رک گئے ۔ ☆

تیسری حدیث :

"عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال من صلی صلوٰة لم يقراء فيها بام القرآن فهی خداج ثلثا غير تمام فقيل لابی هريرة انا نكون وراء الاما فقال اقراء بها فی نفسک ... الحديث (رواه مسلم)

ترجمہ: ''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھتا ہے اور اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز زمردہ ہے پوری نہیں ۔ ابو ہریرہؓ سے کہا گیا کہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں فرمایا کہ آہستہ (سری) پڑھو'' ۔

☆ تفصیلی جواب آخر میں ضمیمہ میں دیکھیں ۔ ناصر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چوتھی حدیث :

”عن نافع بن محمود قال انه عبادة ابن الصامت يقراء بام القرآن وابو نعيم يجهر بالقراءة فقلت رأيتک صنعت فی صلوٰتک شيئاً قال وما ذاک قال سمعتک تقرا بام القرآن وابو نعيم يجهر بالقراءة قال نعم صلی بنا رسول الله ﷺ بعض الصلوٰة التی يجهر بالقراءة فلما انصرف قال هل منکم من احد يقراء شيئاً من القرآن اذا جهرت بالقراءة قلنا نعم يا رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ وانا اقول مالی انازع القرآن فلا يقران احد منکم شيئاً من القرآن اذا جهرت بالقرأة الابام القرآن“

(رواه دار قطنی و قال هذا اسناد حسن ورجاله ثقات کلهم)

ترجمہ: ”نافع بن محمود سے روایت ہے کہ انہوں نے عبادہ بن صامت کو سنا کہ وہ سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے حالانکہ ابونعیم جہر سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرأت کر رہے تھے تو میں نے کہا کہ میں نے آپ کو نماز میں کچھ عجیب کرتے دیکا ہے عبادہؓ نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا حالانکہ ابونعیم جہر سے قرأت کر رہے تھے۔ عبادہؓ نے کہا ہاں رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بعض وہ نماز پڑھائی جس میں جہر سے قرأت کی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کوئی تم میں سے کچھ قرآن پڑھتا ہے جب کہ میں جہر سے قرأت کرتا ہوں؟ ہم لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو فرمایا میں کہتا تھا کہ کیا بات ہے کہ مجھ سے قرآن چھینا جاتا ہے ہرگز نہ پڑھے تم میں سے کوئی کچھ بھی قرآن جب کہ میں جہر سے قرأت کروں مگر سورۃ فاتحہ''۔

(روایت کیا اس حدیث کو دار قطنی نے اور کہا کہ یہ اسنا حسن ہے اور اس کے کل راوی ثقہ ہیں)

پانچویں حدیث:

"عن محمد ابن ابی عائشة عن رجل من اصحاب النبی ﷺ قال قال رسول الله ﷺ لعلکم تقرؤن والامام یقرء قالوا انا لنفعل قال لا الا ان یقرأ احدکم بفاتحة الکتاب رواه احمد والبیهقی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والبخاری الا ان یقرا احدکم بفاتحة الکتاب فی نفسه ونحوه فی روایة البیهقی وقال هذا اسناد صحیح"

ترجمہ: ''محمد بن ابی عائشہ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تم لوگ پڑھتے ہو جب کہ امام پڑھتا ہے۔لوگوں نے کہا بے شک ہم لوگ پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر سورۃ فاتحہ کو آہستہ پڑھنا چاہیے' (روایت کیا اس کو احمد اور بخاری نے جزء القراۃ میں اور بیہقی میں اور بیہقی نے کہا یہ اسناد صحیح ہے۔)''

چھٹی حدیث:

"عن انس ان النبی ﷺ باصحابه فلما قضی صلوته اقبل علیهم بوجهه فقال اتقرء ون فی صلوتکم والامام یقراء فسکتوا فقال لها ثلاث مرات فقال قائل او قائلون انا لنفعل قال فلا تفعلوا ولیقرأ احدکم بفاتحة الکتاب فی نفسه" (رواه البخاری فی جزءه وابن حبان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فی صحیحه و ابو یعلیٰ والطبرانی فی الاوسط وقال الهیثمی فی مجمع الزوائد رجاله ثقات)

ترجمہ: ''انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم اپنی نماز میں پڑھتے ہو جب کہ امام پڑھتا ہے؟ سب صحابہ چپ رہے آپ ﷺ نے اس کو تین بار فرمایا تو ایک شخص یا کئی شخصوں نے کہا بے شک ہم لوگ ایسا کرتے ہیں (یعنی جب امام پڑھتا ہے تو ہم بھی پڑھتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو اور سورۃ فاتحہ کو آہستہ پڑھو (روایت کیا اس حدیث کو امام بخاری نے جزء القرأۃ میں اور ابن حبانؒ نے اپنی صحیح میں اور ابو یعلیٰ اور طبرانی نے اوسط میں اور کہا ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہ سب راوی اس حدیث کے ثقہ ہیں)''۔

ساتویں حدیث:

"عن عمرو ابن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله ﷺ تقرء ون خلفی قالو انعم انا لنهذ هذا قال فلا تفعلوا الا بام القرآن" (رواه بخاری فی جزء القرأة صفحه۸)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم لوگ میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ لوگوں نے کہا ہاں ہم لوگ جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہ پڑھو مگر سورۃ فاتحہ''
(روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے جزء القرأۃ میں)

آٹھویں حدیث:

"عن عبادة ابن الصامت قال قال رسول الله ﷺ لا صلوة لمن لم يقراء بفاتحة الكتاب خلف الامام اخرجه البيهقى فى كتاب القرأة وقال اسناده صحيح"

ترجمہ: ''یعنی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کوئی نماز نہیں ہے اس شخص کی جو امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے۔ روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے کتاب القرأۃ میں اور کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہے''۔

نویں حدیث:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"عن عبادة بن الصامت ان رسول الله ﷺ قال من صلى خلف الامام فليقرأ بفاتحة الكتاب" (رواه الطبراني الكبير كذا في كنز العمال صفحه ٩٦ ج٤ وقال الهيثمي في مجمع الزوائد رجاله موثقون وفي الجامع الصغير للسيوطي من صلى خلف امام فليقرأ بفاتحة الكتاب)

ترجمہ: ''یعنی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے اس کو سورۃ فاتحہ پڑھنا چاہیئے۔ روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں اور کہا ہیثمی نے کل راوی اس حدیث کے ثقہ ہیں۔ نیز جامع صغیر میں ہے جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے وہ سورۃ فاتحہ ضرور پڑھے''۔

دسویں حدیث:

"عن عائشة قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول من صلى صلوة لم يقرا فيها بام القرآن فهي خداج" (رواه احمد وابن ماجه والطحاوي)

ترجمہ: ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے کہ میں رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ سے سنا فرماتے ہوئے کہ جو شخص ایسی نماز پڑھے کہ اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نماز ناقص ہے'' (روایت کیا اس کو احمد اور ابن ماجہ اور طحاوی نے)

صرف دس روایات بیان کی گئی ہیں کیونکہ اگر چہ روایات بے شمار ہیں۔ اگر ان کو سندوں سے بیان کیا جائے تو سینکڑوں بیان کی جا سکتی ہیں لیکن کوئی انبار لگانا مقصد نہیں ہے یہ ہی وجہ ہے قرآن کی آیت جس میں مقتدیوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ قرأت کیا کرو۔ وہ بھی بیان نہیں کی کیونکہ مقصد دلائل کا انبار لگانا نہیں بلکہ عوام تک مسئلہ کا صرف پہچانا ہے۔

فریقین کے دلائل کا بیان

مانعین قرأت کے دلائل:

قرآن کی وہ آیت جس میں انصات (خاموشی) کا حکم ہے اس کا کچھ مختصر بیان اگر چہ ہو چکا ہے لیکن پھر بھی یہ آیت قرأت کی ممانعت میں نص نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید نے قرآن سننے کے جو آداب بتائے ہیں ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ قرآن مجید سننے کے وقت کچھ تصدیقی کلمات کا کہنا جائز ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ پر سورۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الرحمٰن پڑھی اس کے بعد فرمایا میں یہ سورۃ جنوں پر پڑھی تھی میں جب آیت "فبأی الآء ربکما تکذبان" (اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے) پڑھتا تو وہ کہتے اے ہمارے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے ۔ (ترمذی، حاکم) حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث بخاری کی شرط پر ہے۔ (اتقان صفحہ ۱۳ جلد ۱)

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ قرآن پڑھتے ہوئے کچھ تصدیقی کلمات کہنا انصات کے منافی نہیں ہے۔

علامہ ابن کثیر نے اس سے اگلی آیت "واذکر ربک فی نفسک تضرعا خیفة ودون الجھر من القول" 'کہ اپنے رب کا ذکر آہستہ ڈر کر عاجزی کے ساتھ کرو' کے تحت فرمایا ہے کہ ابن جریر اور اس سے پہلے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے کہا ہے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو قرآن سن رہا ہے وہ اللہ کا ذکر آہستہ آہستہ کرتا رہے۔تو معلوم ہوا کہ قرآن سنتے وقت بغیر آواز کے پڑھنا منافی نہیں ہے۔

www.KitaboSunnat.com

اس کے اگر چہ اور بھی کافی دلائل ہیں لیکن ان کا بیان کرنا مقصد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ بتانا صرف یہ مقصود ہے کہ یہ آیت فاتحہ خلف الامام کے بارے میں نص نہیں کیونکہ نماز کا تذکرہ نہ فاتحہ کا نام نہ جماعت کا تذکرہ۔

قرآن:

جو سورۃ فاتحہ کو ہر نمازی پر واجب سمجھتے ہیں وہ عموماً چار آیات پیش کرتے ہیں۔

آیت نمبر۱: "ولقد اتیناک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم"

ترجمہ: ''اے نبی ہم نے تجھ کو سات آئتیں بار بار دہرائی جانے والی دی ہیں اور بڑا قرآن بھی''۔ (حجر)

سیدنا قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ ان سات آیتوں سے مراد سورۃ فاتحہ ہے اور دہرائی جانے والی کا مطلب یہ ہے کہ فرض و نفل کہ ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵۵۷ ج ۲)

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں اس آیت کا مطلب ہے کہ سورۃ فاتحہ ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ (فتح القدیر صفحہ ۱۳۶ جلد ۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جامع البیان میں ہے فاتحہ کو مثانی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے۔ (جامع البیان صفحہ ۲۲۸)

آیت نمبر۲: "فاقرؤا ما تیسر من القرآن"

ترجمہ: "تم سب پڑھو جو آسان ہو تم کو قرآن میں سے" (مزمل)

اس آیت میں نماز پڑھنے کو قرآن پڑھنے سے تعبیر کیا گیا ہے اس سے بالاتفاق یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کی قرأت نماز کا رکن ہے۔ رکن کے لئے تعیین کی ضرورت ہے۔ چنانچہ پچھلی آیت سے بھی اور احادیث سے بھی سورۃ فاتحہ کی تعیین ہو چکی ہے۔

نیز یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نفلی نماز میں شریک ہو جایا کرتے تھے اور قریباً نصف شب یا کچھ کم وبیش قیام کرتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اتنا تم سے میسر نہیں آ سکتا۔ اس لئے جتنا آسانی سے پڑھ سکو اتنا پڑھو جمع کے صیغہ سے امام کو بھی اور مقتدیوں کو بھی قرآن پڑھنے کا حکم ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے احادیث سے صرف فاتحہ کا پڑھنا فرض رہنے دیا اور باقی کی فرضیت ساقط کر دی۔ قرآن کے کی بنا پر فرضیت بھی قائم رہ گئی اور آسانی بھی ہوگئی۔

آیت نمبر۳: تیسری آیت سورۃ اعراف کہ اپنے رب کا ذکر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آہستہ کرتا رہ۔ زید بن اسلم نے ایسا ہی کہا ہے۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔

آیت نمبر۴: اور چوتھی لیس للانسان الا ماسعی (نجم) کہ انسان کے اعمال صرف اسی کے کام آئیں گے دوسرے کا کیا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا اور بدون عذر فرائض میں نیابت نہیں ہوسکتی۔

یہ چار آئتیں موجبین فاتحہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔ یہ پڑھنے والوں کا فرض ہے کہ دلائل کا وزن کریں۔

☆ احادیث:

فاتحہ خلف الامام کے بارہ میں اگرچہ فریقین قرآن مجید کو پیش کرتے ہیں۔ مگر وہ نص قطعی کا درجہ نہیں رکھتی۔ یعنی قرآن مجید کی دلالت اس مسئلہ میں اس قدر واضح نہیں کہ مجتہدین میں اختلاف نہ رہتا۔ اس لئے وضاحت کے لئے احادیث کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے بلکہ نماز کی پوری تفصیل بھی حدیث ہی سے سمجھی جاتی ہے۔

مانعین قرأت کے دلائل:

نمبر۱: پہلی قسم کی وہ احادیث ہیں جن میں انصات کا لفظ ہے اور

☆ حدیث وسنت شرعاً حجت ہے اور قرآنی احکام کی تفصیل اسی میں ملتی ہے۔ انکار حدیث انکار وحی الٰہی ہے۔ ناصر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انصات آہستہ پڑھنے کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ چنانچہ خود حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں کہ خطبہ کی حالت میں چپ رہنے کا حکم ہے لیکن نبی کریم ﷺ کا نام سن کر سری طور پر درود پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح جب بعد میں آنے والا آئے تو اللہ اکبر کہہ کر جماعت میں داخل ہوگا۔ بلکہ فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ تکبیر کے بعد ثناء بھی پڑھ لینا چاہیئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آہستہ پڑھنا انصات کے منافی نہیں ہے اور اس قسم کی روایات مع آیت قرآن استدلال میں نص قطعی نہ رہ گئی۔

نمبر۲: دوسری دلیل وہ احادیث ہیں جن میں اس قسم کے لفظ ہیں "مالی انازع القرآن یا خالجنی" وغیرہ جن کا معنی ہے قرآن میں منازعت کی جاتی یا مجھ پر قرآن خلط ملط کر دیا گیا یا مجھے خلجان میں ڈال دیا گیا۔ ان روایات میں اس قسم کی قرأت سے روکا گیا ہے۔ جس سے منازعت ہو۔ یعنی اونچی آواز نہ پڑھا جائے بلکہ آہستہ پڑھا جائے اور آواز نہ نکالی جائے۔

نمبر۳: تیسری قسم کی وہ حدیث ہے جس میں یہ لفظ ہیں "فقراۃ الامام له قراۃ" کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ اگرچہ سنداً تمام قسم کی روایات ہی صحیح احادیث سے ٹکر لینے کے لائق نہیں ہیں۔ لیکن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فی الحال اسناد سے بحث قطع نظر اس سے بھی ممانعت ثابت نہیں ہوتی ۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ امام کی قرأت کا مقتدی کو ثواب ملتا ہے ۔

اگر بالفرض یہ ہی استدلال مان لیا جائے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے تو بھی ماسوا فاتحہ کے ہوگا ۔ کیونکہ فاتحہ کے وجوب کی حدیث چونکہ خاص ہے اس لئے وہ اس مطلق حدیث کو مقید کر دے گی ۔ اس طرح دونوں کی تطبیق ہو جائے گی ۔ اگر چہ یہ روایت سنداً نہایت ہی ضعیف ہے اور قریباً نا قابل قبول ہونے کے لگ بھگ ہے ۔

نمبر۴: چوتھی قسم کی وہ روایات ہیں جو رواۃ کی غلطیاں ہیں ۔ سنداً اگر چہ بالکل ہی نا قابل استدلال ہیں ۔ اس کے باوجود ان سے بھی مانعین کا مطلب حاصل نہیں ہوتا کیونکہ ان میں فاتحہ کی ممانعت کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔ صرف مقتدی کا استثناء ہے ۔ یعنی جس نماز میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ مُردہ ہے مگر مقتدی کی اور ظاہر ہے کہ استثناء سے ممانعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ حنفی مذہب میں مستثنیٰ میں کوئی حکم نہیں ہوتا ۔

دوسری طرف فاتحہ کے وجوب کی حدیثیں موجود ہیں ۔ بعض عام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور مقتدی کے لئے۔ اس حالت میں استثناء کے روایات کو جو غلط بھی ہیں اور حکم سے بالکل خالی ہیں انہیں فاتحہ کے ایجاب والی روایات کے مقابلہ میں کیسے پیش کیا جا سکتا ہے۔

گویا کہ کسی بھی روایت میں اس قسم کے خاص الفاظ نہیں کہ مقتدی پر سورۃ فاتحہ پڑھنی منع ہے۔ بخلاف موجبین فاتحہ کے جس میں خود رسول اللہ ﷺ نے نام لے کر مقتدیوں کو حکم دیا ہے کہ میرے پیچھے سورۃ فاتحہ ضرور پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔

موجبین قرأت کے دلائل:

ا۔ بخاری و مسلم کی متفق علیہ وہ روایت جو بالاتفاق صحیح بلکہ اصح ہے جس میں ارشاد ہے کہ جو شخص بھی سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس کے خلاف کوئی بھی صحیح روایت نہیں ہے۔

۲۔ دوسری روایت مسلم اور مؤطا میں ہے کہ جس نماز میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ مُردہ ہے۔ ایک شخص نے ابو ہریرۃؓ سے پوچھا کہ میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو کیا کروں۔ فرمایا فاتحہ آہستہ پڑھ۔

۳۔ تیسری حدیث ہر نماز جو فاتحہ سے خالی ہو وہ مُردہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۴۔ چوتھی قسم کی وہ روایات جو صبح کی نماز کا واقعہ ہے اور آپ نے اپنے مقتدیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرے پیچھے سوائے سورۃ فاتحہ کے کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۵۔ پانچویں روایت جو امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اِس کی کوئی نماز نہیں اب ظاہر ہے کہ مانعین کے پاس کوئی ٹھوس دلیل نہیں صرف استنباطات اور اجتہادات ہیں اور موجبین کے پاس صریح دلائل ہیں۔

اس کے علاوہ آثار صحابہ و تابعین تو اس میں اکثر فاتحہ خلف الامام کے حق میں اور جو اس کے خلاف پیش کئے جاتے ہیں وہ صریح نہیں ہیں مثلاً جہاں بھی یہ الفاظ آئیں گے کہ امام کے پیچھے قرأت نہ کرو وہاں مراد ہی یہ ہے کہ فاتحہ کے علاوہ قرأت نہ کرو اور فاتحہ تو خود رسول اللہ ﷺ نے فرض فرما دی ہے اس لئے وہ اس حکم میں نہیں آئے گی۔

یا یہ لفظ آئے کہ خاموش رہو، اس سے بھی مراد ہوگی کہ فاتحہ کے علاوہ خاموش رہو۔ اور کچھ آثار منقطع ہیں بلکہ موضوع کی حد تک ضعف ہے اس لئے وہ ویسے ہی بے کار ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خالد گھرجاکھی (رحمہ اللہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
علی آلہ وصحبہ اجمعین

نماز میں سورۃ الفاتحہ کی قرأت اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ اگر ایک شخص نماز میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھے اور قرآن مجید کی بقایا ۱۱۳ سورتیں پڑھ ڈالے تو اس کی نماز پھر بھی نہیں ہوگی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا نمازِ بلا (قرأت) فاتحہ نہیں ☆۔ (صحیح بخاری شریف)

اب اس حدیث میں متقدمین و متاخرین فقہاء کی موشگافیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، حدیث اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے کہ بلا فاتحہ کسی کی نماز نہیں ہوتی خواہ امام ہو یا مقتدی نماز سر ہو یا جہری معروف احادیث مرفوعہ سے صرف نظر کرتے ہوئے مسئلہ ھذا کی وضاحت میں اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم، اقوال تابعین عظام رحمہم اللہ اجمعین اور دیگر علماء کے اقوال نقل کیئے جاتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال:

۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے قرأت فاتحہ خلف الامام

☆ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے اور ساتھ ہی لکھا ہے کہ ان کے دور میں تمام مسلم ممالک کے نمازیوں کا (نماز میں) سورہ فاتحہ کی قرأت پر اتفاق تھا۔ (جزء القرأۃ للبخاری)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے متعلق فرمایا: فاتحہ پڑھے بغیر رکوع نہ کرو۔ (جزء القراءۃ)

۲۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے قراءت فاتحہ سے متعلق فرمایا: فاتحہ پڑھے بغیر رکوع نہ کرو۔ (جزء القراءۃ)

۳۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے جہری نماز میں ابونعیمؒ کے پیچھے فاتحہ کی قراءت کی اور نماز سے فارغ ہو کر جب سائل نے اس سے متعلق سوال کیا تو اسے نبی علیہ السلام کی مرفوع حدیث سنائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب قراءت جہر سے ہو تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القراءۃ، مصنف ابن ابی شیبہ)

۴۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کی قراءت کرو☆۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

آثار تابعین عظام رحمہم اللہ اجمعین:

۱۔ سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: امام کے پیچھے قراءت فاتحہ کرو اگرچہ امام کی قراءت سن رہے ہو۔ (جزء القراءۃ ۲۷۳ و توضیح الکلام)

۲۔ سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: امام کے پیچھے ہر نماز

☆ مزید آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے جزء القراءۃ للبیہقی کی طرف رجوع کریں۔ ناصر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں سورۃ فاتحہ سری پڑھا کرو۔ (کتاب القرأۃ للبیہقی وتوضیح الکلام)

۳۔ عامر الشعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: ظہر وعصر میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور کوئی ایک سورت بھی پڑھو اور آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

۴۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ امام کے پیچھے (فاتحہ کی) قرأت کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

۵۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ امام کے پیچھے سری نمازوں میں فاتحہ اور ما زاد علی الفاتحہ پڑھتے تھے۔ (موطا امام مالک)

آثار العلماء:

۱۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی آدمی کی نماز جائز نہیں جب تک وہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھ لے چاہے وہ امام ہو یا مقتدی، امام جہری قرأت کررہا ہو یا سری۔ (حاشیہ جزء القرأۃ)

۲۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے جہری نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ (کتاب القرأۃ للبیہقی ۲۴۷، حاشیہ جزء القرأۃ تحت حدیث ۶۶)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۳۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ قرأت خلف الامام کے قائل تھے۔ اس بات کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ (دیکھئے سنن ترمذی)

۴۔ امام اسحٰق راہویہ بھی قرأت خلف الامام کے قائل تھے۔
(دیکھئے سنن ترمذی)

۵۔ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام بیہقی رحمہ اللہ بھی قرأت خلف الامام کے قائل تھے ان کی کتابیں اس مسئلہ پر بہترین گواہ ہیں۔
(دیکھئے جزء القرأت للبخاری اور جزء القرأۃ للبیہقی وغیرہ)

فانتھی الناس عن القرأۃ کی وضاحت:

ایک طویل حدیث کے آخر میں آتا ہے کہ ''فانتھی الناس عن القرأۃ'' لوگ قرأت خلف الامام سے رک گئے۔ اس سے بعض لوگ یہ مفہوم نکالتے ہیں کہ قرأت فاتحہ خلف الامام جائز نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جملہ امام زہری رحمہ اللہ کا ہے حدیث مرفوع و موقوف نہیں۔ اور اس بات کی صراحت بہت سے ائمہ و محدثین نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔

مثلاً امام بخاری رحمہ اللہ نے ''التاریخ الصغیر'' میں۔ امام ابو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

داؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی ''الصحیح'' میں، امام بیہقی رحمہ اللہ نے ''السنن الکبریٰ'' میں، امام خطابی رحمہ اللہ نے ''معالم السنن'' میں، امام نووی رحمہ اللہ نے ''شرح المہذب'' یعنی ''المجموع'' میں، امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے ''التمہید'' میں اور اس کے علاوہ بھی بہت سے اہل علم نے اس قول کو امام زہری رحمہ اللہ کا ہی قول قرار دیا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے توضیح الکلام از شیخ ارشاد الحق اثری)۔

"مالی انازع القرآن" کی وضاحت:

اسی حدیث میں امام کے ساتھ منازعت سے روکا گیا ہے، کچھ لوگ اس سے دلیل لیتے ہیں کہ قرأت فاتحہ خلف الامام جائز نہیں کیونکہ امام سے منازعت ہوگی؟

اس سلسلے میں عرض ہے کہ منازعت واختلاط جہری قرأت میں ممکن ہے سری پڑھنے میں کوئی منازعت نہیں۔ مذکورہ حدیث میں بھی منازعت کی وجہ بعض صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا جہری قرأت کرنا تھا۔

اس بات کی وضاحت بہت سے اہل علم نے کی ہے مثلاً علامہ طاہر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حنفی رحمہ اللہ پٹنی نے ''مجمع البحار'' میں، امام لغت ابن منظور رحمہ اللہ نے ''لسان العرب'' میں، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''صحیح ابن حبان'' میں، امام خطابی و علامہ شوکانی اور امام ابن عبدالبر (رحمہم اللہ اجمعین) نے بھی منازعت سے مراد قرأت جہری ہی لی ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے توضیح الکلام)۔

لہٰذا جہری قرأت (خلف الامام) صحیح نہیں بلکہ ممنوع ہے جبکہ سری قرأت فاتحہ (خلف الامام) جائز ہے اور یہی ہم کہتے ہیں۔

نبی علیہ السلام کی آخری نماز کے بارے میں اشکال:

اس سے مانعین قرأت فاتحہ خلف الامام استدلال اس طرح کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے قرأت وہاں سے شروع کی تھی جہاں تک سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنچے تھے تو ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نے فاتحہ نہیں پڑھی لہٰذا بلا فاتحہ بھی نماز ہو سکتی ہے۔

اس کا جواب ہم محقق اہلحدیث مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ کی تحریر سے نقل کرتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شیخ لکھتے ہیں کہ: گو اس حدیث کو حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے تاہم یہ حقیقت ہے کہ اس کی سند میں ابو اسحاق السبیعی مدلس ہے اور عن سے روایت کرتا ہے اور آخری عمر میں اس کا حافظہ بھی متغیر ہو گیا تھا۔ یہ روایت سیدہ عائشہ سے سیدنا ابن عباس کی تصدیق کے ساتھ ''بخاری شریف'' میں بالتفصیل موجود ہے مگر اس میں یہ الفاظ نہیں کہ نبی ﷺ نے قرأت وہاں سے شروع کی جہاں تک ابو بکر صدیق پہنچے تھے۔ بلکہ اس میں صاف ذکر ہے کہ یہ ظہر کی نماز تھی۔ (بخاری)

اب ظہر کی سری نماز کے بارے میں یہ کہنا کہ نبی ﷺ نے ابو بکر کی قرأت کے آگے سے قرأت شروع کی بہت مشکل ہے۔ اگر ان الفاظ کی صحت کو تسلیم کر لیا جائے تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے خیال کے مطابق احتمال ہے کہ آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکر کے قریب ہونے سے کوئی آیت سن لی ہو گی (جہاں سے آگے آپؐ نے قرأت شروع فرما دی) جیسا کہ آپ خود بھی سری نماز میں کوئی آیت بالجہر تلاوت فرما دیا کرتے تھے۔ (فتح الباری)

یہ چونکہ سری نماز تھی اس لئے عین ممکن ہے نبی علیہ السلام نے پہلے اپنی فاتحہ مکمل کر کے قرأت کا آغاز وہاں سے کر دیا ہو جہاں سے ابو بکر نے چھوڑا تھا بلکہ ہو سکتا ہے ابو بکر صدیق نے ابھی سورۃ فاتحہ کی ایک آدھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آیت ہی پڑھی ہو جسے پڑھنے میں نبی علیہ السلام کو دیر نہ لگی ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سمجھ لیا کہ شاید آپ ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قرأت کے آگے سے آغاز فرمایا ہے۔ تطبیق کی ایک یہ صورت بھی ہوسکتی ہے کہ بخاری شریف کی روایت ظہر کے بارے میں ہو اور ابن ماجہ کی روایت کسی جہری نماز کے بارے میں ہو۔ یعنی یہ دونوں نمازیں الگ الگ تصور کی جائیں تب حنفیہ کے استدلال میں وزن پیدا ہوسکتا تھا لیکن بات یہ ہے کہ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مرض وفات میں آپ ﷺ نے ایک ہی بار جماعت کرائی ہے اور وہ ظہر کی نماز ہے۔ اسی خیال کا اظہار امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے جس کی تائید علامہ عینی نے شرح بخاری میں فرمائی ہے۔ احسن الکلام کے حاشیہ میں لکھا ہے یہ ایک ہی نماز تھی جیسا کہ امام شافعی نے فرمایا ہے اور یہ ظہر کی نماز تھی۔ لہذا یہ یقین کر لینا کہ نبی علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تھی غلط بات ہے۔

(قد قامت الصلوٰۃ صفحہ ۲۸)

ایک جھوٹی روایت کی وضاحت:

"من ادرک مع الامام فقط ادرک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الرکعۃ" (سنن کبری)

ترجمہ:''جس نے امام کے ساتھ رکوع کرلیا تو اس نے رکعت کو پالیا''

مذکورہ روایت سے قرأت خلف الامام پر دلیل لی جاتی ہے۔

اس کا جواب دیتے ہوئے خواجہ قاسم رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:
سرے سے یہ حدیث ہی کوئی نہیں ہے۔ (دیکھئے قد قامت الصلاۃ صفحہ ۲۷۸)

گویا یہ حدیث (موضوع) گھڑی ہوئی ہے۔ اب کس نے گھڑی اور بنائی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ لکھتے ہیں: لہٰذا معلوم ہوا کہ کاندھلوی صاحب (حبیب الرحمٰن) ہی اس حدیث کے وضع کرنے کے ساتھ متہم ہیں۔ (دیکھئے الکواکب الدریۃ صفحہ ۹)

"اِقرأ بها فی نفسک" کی وضاحت:

اس کا ترجمہ عام طور پر یہ کیا جاتا ہے کہ ''دل میں'' پڑھو۔ جبکہ صحیح ترجمہ یہ ہوگا کہ سری (بلا آواز) پڑھو۔ اور یہ (پڑھائی) زبان و ہونٹوں کی حرکت سے ہی ہوگی۔ (دل میں غور کرنا مراد نہیں ہے)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ اس سے مراد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لفظاً آہستہ (بلا آواز) پڑھنا ہے اس لئے کہ اہل لغت (عربی دانوں) کا اجماع ہے کہ دل میں غور و تدبر کو قراءت نہیں کہتے۔

(دیکھئے جزء القراءۃ للبیہقی)

وصلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

کتبہ عبدالوکیل ناصر عفی عنہ

۲۰۰۸/۵/۱۳

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر.....17869.....

www.KitaboSunnat.com
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشکل کشا کون؟

ناشر

ادارہ اشاعت قرآن و حدیث پاکستان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ادارہ اشاعت قرآن و حدیث کی

چند دیگر مطبوعات

- مسائل ماہ محرم الحرام
- مسائل ماہ صفر و ربیع الاول
- مسائل ماہ رجب اور ہمارا عمل
- مسائل ماہ شعبان
- مسائل ماہ رمضان المبارک
- مسائل عشرہ ذوالحجہ و قربانی
- طہارت کے مسائل برائے احباب
- طہارت کے مسائل برائے خواتین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ادارہ اشاعت قرآن وحدیث کی

چند دیگر مطبوعات

- مسائل ماہ محرم الحرام
- مسائل ماہ صفر وربیع الاول
- مسائل ماہ رجب اور ہمارا عمل
- مسائل ماہ شعبان
- مسائل ماہ رمضان المبارک
- مسائل عشرہ ذوالحجہ وقربانی
- طہارت کے مسائل برائے احباب
- طہارت کے مسائل برائے خواتین

۱۵
خ ال